غریب الحدیث پر موجود کتابوں کے اسالیب کا مطالعہ اوران کے مناہج کا تقابلی جائزہ

A critical study of books on Gharib ul Ahadith and comparative analyze of their research patterns

نور ولی شاہ*

Abstract

Allah the elevated bestowed on prophet Muhammad SAW two basic sources of guidance for Muslim Ummah, The holy Quran and Hadith. Due to this significance of Hadith, Muslims have invented more than five hundred sciences related to Hadith. One of these sciences is Ilm Garb ul Hadith. Sheikh Moaamer bin muthana was the first scholar who has written a book on this topic. From then on Muslim scholars have researched a lot in this regard. Dozens of scholars spent their time and wealth on it. According to the author of Moaajm ul mua'ajam more than 90 books on the topic have been published but eight of them gained much publicity and famous hood among them. Abu Ubaida, Abu Adnan, Abu Ubaida Qasim bin Salam, Ibrahim bin Ishaq Al Harbi, Abu Ubaida Ahmed bin Muhammad Alhervi, Ibn Jauzi, Muhammad bin Atheer Aljazree, Zemakhsharee.

The following article consists of a brief introduction of Ilm Gharib ul Hadith along with a brief history of research about it. Then the eight famous books on Gharib ul Hadith and there way of research are examined in brief along with examples. At last a comparative study of the work done by these eight scholars is given in order to explore the differences and similarities among them.

Key words: Gharib ul hadith, Hadith history, Hadith sciences, Hadith literature, Contributions to Hadith sciences.

* M.Phil Scholar, Deptt: of Qura'an WA Sunnah, Karachi University.

حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کیلئے آخری نبی کے طور پر مبعوث فرمایا۔ لوگوں کی ہدایت کے لئے آپ کو دو عظیم تحفوں سے نوازا گیا، 1۔قرآن پاک، 2۔احادیث نبویہ۔ عصر نبوت سے لے کر آج تک اس امت کے اہل علم اس کی حفاظت اور ترویج واشاعت میں، اور عامۃ الناس اس پر عمل پیرا ہونے میں مصروف ہیں۔

احادیث کی مختلف جہات سے خدمت کی گئی، جیسے تدوین حدیث، روایت حدیث، درایت حدیث، علم تخریج الحدیث اور علم اسماء الرجال وغیرہ۔ایک قول کے مطابق صرف احادیث کی حفاظت کیلئے 500 کے لگ بگ علوم ایجاد کئے گئے، ان میں سے ایک علم غریب الحدیث بھی ہے۔

غریب الحدیث کی تحقیق:

غریب عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنیٰ ہے اپنے عزیزوں سے دور۔ یہاں اس سے مراد وہ لفظ ہے جس کا معنیٰ سمجھنا مشکل ہو گویا وہ ہمارے لئے اجنبی ہوتا ہے[1]۔ محمد بن علی ابن القاضی نے غریب کے کئی معانی ذکر کئے ہیں، جن میں سے ایک کے بارے میں فرماتے ہیں:

ومنہا ما ہو مصطلح اہل المعانی۔قالوا: الغرابۃ کون الکلمۃ غیر ظاہرۃ المعنیٰ ولا مانوسۃ الاستعمال۔۔۔۔۔منہ غریب القرآن والحدیث وہذا غیر مخل بالفصاحۃ[2]

اصطلاحی تعریف:

شیخ محمود الطحان نے اس کی تعریف یوں کی ہے،

ہو عبارۃ عما وقع فی متن الحدیث من الالفاظ الغامضۃ البعیدۃ من الفہم لقلۃ استعمالہا۔[3]

حدیث کے متن میں کوئی لفظ ایسا ہو جو مشکل ہونے کی وجہ سے آپ کو سمجھ میں نہ آئے غریب الحدیث کہلاتا ہے۔

غریب الحدیث کی تشریح:

اگر حدیث میں کوئی لفظ ایسا ہو جو سمجھ میں نہ آئے اس کا حل ہے کہ دوسری روایت میں اسکی تشریح تلاش کریں، کیونکہ کبھی ایک موقع پر آپ ﷺ ایک بات اجمال کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، پھر دوسری جگہ تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں[4]۔ مثلاً بخاری شریف میں روایت ہے کہ مریض اگر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑے۔ بخاری شریف کے الفاظ یہ ہیں،

صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب۔[5]

اس روایت میں پہلو کے بل نماز پڑھنے کی وضاحت موجود نہیں ہے، لیکن اس کی وضاحت سنن دار قطنی کی ایک روایت میں موجود ہے، جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

علی جنبه الایمن مستقبل القبلة بوجهه۔[6]

یعنی داہنے پہلو پہ لیٹ کر قبلہ رو ہو کر نماز پڑھے۔

علم غریب الحدیث کی ابتداء:

اسکی ابتداء دو صدی ہجری میں ہوئی[7]۔ سب سے پہلے جن اہل علم نے غریب الحدیث پر کام کیا وہ ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ، قطرب، اخفش، نضر بن شمیل ہیں۔ انہوں نے اسناد ذکر نہیں کی ہیں۔ اسکے بعد ابو عدنان النحوی نے غریب الحدیث کے موضوع پر کتاب لکھی جس میں اسناد ذکر کرنے کا بھی اہتمام کیا۔ اس کے بعد ابو عبیدہ نے ان تمام کتب کو یکجا کر دیا۔[8]

اس فن میں موجود مشہور تصنیفات:

اب تک اس موضوع پر سینکڑوں کتب تصنیف کئے جا چکے ہیں۔ صاحب معجم المعاجم کے مطابق اب تک 90 سے زیادہ اعلیٰ پائے کے کتب منظر عام پر آچکے ہیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں جن کو

صاحب معجم المعاجم نے شمار کیا ہے۔ باقی بے شمار کتابیں ایسی ہیں جن کا اتہ پتہ کسی کو معلوم نہیں[9]۔ ان میں سے چار کو چار دانگ عالم پزیرائی حاصل ہوئی۔

1. غریب الحدیث ابو عبید قاسم بن سلام 224ھ (یہ اس موضوع پر پہلی کتاب ہے)
2. النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر علامہ ابن اثیر الجزری۔ یہ اس موضوع پر سب سے عمدہ کتاب ہے۔[10]
3. الدر النثیر علامہ جلال الدین سیوطی۔ یہ دراصل النہایہ کی تلخیص ہے۔[11]
4. الفائق علامہ زمخشری کی مشہور تصنیف ہے۔

تاریخی کتب:

حاکم ابو عبداللہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے اس موضوع پر نضر بن شمیل 203ھ نے لکھا[12]۔ لیکن خطیب بغدادی کے مطابق معمر بن مثنیٰ نے سب سے پہلے اس پر کام کیا ہے[13]۔ ابن الاثیر[14] اور علامہ سیوطی[15] نے بھی اس کی تائید کی ہیں۔ ابن اثیر کے مطابق معمر بن مثنیٰ کی کتاب بہت مختصر تھی جو گنے چنے اوراق پر مشتمل تھی[16]،[17]۔ مذکورہ دونوں کتابیں (نضر بن شمیل اور معمر بن مثنیٰ کی کتابیں) بہت چھوٹی ہیں۔ اسکے بعد قاسم بن سلام ابو عبید نے غریب الحدیث کے نام سے مشہور کتاب تصنیف کی جسے کافی پزیرائی ملی۔ اسکے بعد قتیبی نے اس موضوع پر کتاب تصنیف کی۔ آپ نے ابو عبید کے نہج پر کام کیا اور آپ سے جو کچھ رہ چکا تھا اس کی تکمیل کی۔ پھر ابو سلیمان خطابی نے اپنی مشہور کتاب تصنیف کی۔ یہ آخری تین کتابیں (قاسم بن سلام ابو عبید، قتیبی، ابو سلیمان خطابی کی کتابیں) اس فن کی امہات الکتب کہلاتی ہیں۔ اس کے بعد جتنی کتابیں لکھی گئی وہ انہی کتابوں اور ان پر مزید کچھ اضافوں پر مشتمل ہیں۔[18]

غریب الحدیث پر موجود مخطوطات:

اس فن پر موجود تقریباً تمام مشہور کتب امت مسلمہ تک پہنچ چکی ہیں اور اہل علم انہیں بہ آسانی ملاحظہ کر سکتے ہیں[19]۔ماضی قریب میں اس فن کے کئی مخطوطات پر کام کیا گیا لیکن کئی پر کام کرنے کی ضرورت باقی ہے۔ان کی ایک ہلکی سی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1)مجموع غریب الحدیث لابی منصور محمد بن عبد الجبار السمعانی 450ھ۔

اس پر ڈاکر عثمان السمعانی نے کام کیااور اس کی تحقیق کی، جس پر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے آپ کو ڈاکڑیٹ کی ڈگری جاری ہوئی۔[20]

(2)مجمع الغرباء و منبع الفوائد لابی عبداللہ محمد بن علی الکاشعری 705ھ۔

اس کے ایک جزء کی 1409ھ میں تحقیق کی گئی جس پر جامعہ ام القریٰ سے ایم فل کی ڈگری جاری کی گئی۔[21]

(3)جمل الغرائب لبیان الحق النیسابوری۔

آپ کانام محمود بن ابی الحسن النیشاپوری تھا۔ تعلق غزنوی سے تھا،اور بیان الحق کے لقب سے جانا جاتا تھا۔آپ نے غریب الحدیث کے فن میں جمل الغرائب کے نام سے ایک عمدہ کتاب لکھی جواب تک مخطوطے کی شکل میں موجود ہے۔اس پر محمد بن اجمل بن محمد ایوب اصلاحی نے ایک ناقدانہ مقالہ تحریر کیا ہے جس میں صاحب تصنیف کے احوال، غریب الحدیث کے تعارف پر مشتمل ایک جاندار مقدمہ اور اس کتاب کا منہج اور اسکے نمایا خدوخال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔[22]

(4)مقاصد ابی عبید فی معرفۃ غرائب الحدیث ،ابو منصور المظفر الفارسی۔

یہ کتاب 513ھ میں تصنیف کی گئی جس کا ایک نسخہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

(5)ایجاز الغرائب و انجاز الرغائب۔جمال الدین عبد الرزاق البیہقی النیسابوری۔

اس کا ایک نسخہ ترکی میں موجود ہے یہ غریب الحدیث کے موضوع پر نہایت مختصر کتاب ہے[23]۔

(6) مجمع الغرائب ،حافظ ابوالحسن الفارسی النیسابوری 529ھ

(7) تقذیۃ ما یقذیٰ العین من ھفوات کتاب الغریبین۔ حافظ ابو موسیٰ المدینی الاصبھانی581ھ

غریب الحدیث پر ہونے والے کام کے مختلف کام کے مناہج کا جائزہ

ذیل میں غریب الحدیث پر ہونے والے کام کے مختلف مناہج کا جائزہ لیتے ہیں۔

(1)ابوعبیدہ کے کام کا منہج:

غریب الحدیث کے موضوع پر سب سے پہلے باقاعدہ تصنیف کرنے والے ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ ہیں۔آپ 112ھ (730ء) کو پیدا ہوئے اور 208ھ (823ء) کو وفات پائے۔آپ کی ولادت بصرہ میں ہوئی۔آپ کا تعلق اباضیہ فرقہ سے تھا۔آپ نے 200 کے لگ بگ کتابیں تصنیف کی ہیں، جن میں مشہور کتب کے نام مجاز القرآن، اعراب القرآن، امثال القرآن فی غریب الحدیث، نقایص جریر والفرزدوق وغیرہ ہیں۔

کتاب غریب الحدیث:

آپ نے غریب الحدیث کے موضوع پر ایک کتاب لکھی، جو نہایت مختصر تھی، علامہ ابن کثیر کے مطابق یہ گنتی کے چند اوراق پر مشتمل تھی[24]۔آپ نے کم علمی کی وجہ سے چھوٹی اور مختصر کتاب نہیں لکھی بلکہ مختصر کتاب لکھنے کے بنیادی طور پر دو عوامل تھے۔

1. آپ پہلے شخص تھے جس نے اس موضوع پر قلم اٹھایا تھا، اور ہر مبتدی اور موجد ایسا ہی ہوتا ہے۔اسکے بعد آہستہ آہستہ اس میں وسعت آتی ہے۔
2. اس وقت ان میں ایسے لوگ بکثرت موجود تھے جو ان احادیث کے معانی اور مفہوم جانتے تھے۔

وألف أبو عبيدة معمر بن المثنى التميمي، فجمع من ألفاظ غريب الحديث والأثر كتابا صغيرا ذا أوراق معدودات، ولم تكن قلته لجهله بغيره من غريب الحديث، وإنما كان ذلك لأمرين: أحدهما أن كل مبتدئ لشيء لم يسبق إليه، ومبتدع لأمر لم يتقدم فيه عليه، فإنه يكون قليلا ثم يكثر، وصغيرا ثم يكبر. والثاني أن الناس يومئذ كان فيهم بقية وعندهم معرفة، فلم يكن الجهل قد عم۔[25]

کتاب کا منہج:

آپ نے اپنی کتاب جس نہج پر ترتیب دی ہے اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1)اسناد کا ترک کرنا: یہ نہ صرف آپ کا خاصہ تھا بلکہ اس وقت موجود آپ کے تمام ہم عصروں کا خاصہ تھا کہ غریب الحدیث کی تحقیق کے دوران صرف متن حدیث کو ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے۔ابو عبیدہ نے بھی اپنے ہم عصر اہل لغت کے پیروی کرتے ہوئے صرف متن حدیث ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔[26]

(2)اختصار: آپ کی نے اس کتاب میں کافی اختصار سے کام لیا ہے، حتیٰ کہ بعض نے اس کو چند گنے چنے اوراق کا نام دیا ہے۔

(2)ابو عدنان کا منہج:

آپ ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ کے ساتھیوں میں سے تھے۔دونوں ایک ہی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔آپ نے دیگر کئی تصانیف کیساتھ ساتھ غریب الحدیث کے موضوع پر بھی ایک کتاب لکھی ہے۔آپ نے اس تصنیف میں معمر بن مثنیٰ سے کچھ الگ ساطرز اپنایا ہے، جو کچھ یوں ہے:

(1)ذکر اسناد: معمر بن مثنیٰ نے اسناد کو ذکر نہیں کیا تھا لیکن آپ نے جس حدیث کا غریب لفظ ذکر کیا ہے اس کی سند بھی ذکر کی ہے۔

(2) فقہی ترتیب: آپ نے اپنی کتاب سنن کی طرز پر ترتیب دی ہے اور اس میں فقہی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔[27]

(3)ابو عبید قاسم بن سلام کا منہج:

آپ ہرات میں 150ھ بمطابق 767ء کو پیدا ہوئے۔آپ بلند پائے کے عالم تھے۔ علامہ ابن حجر نے اسے ثقہ اور علامہ ذہبی نے اسے ثقۃ علامۃ قرار دیا ہے۔آپ کے والد صاحب رومی تھے جو ہرات کے ایک شخص کے غلام تھے۔آپ بے شمار کتابوں کے مصنف تھے۔ان میں سے ایک غریب الحدیث بھی ہے۔آپ نے اس کتاب کی تصنیف میں چالیس سال لگائے۔ [28]

روایت ہے کہ جب آپ نے یہ کتاب مکمل کی تو عبداللہ بن طاہر کے پاس روانہ کیا، جو اس وقت وزیر تھے،۔آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ جس شخص کے عقل نے اس سے یہ عظیم کام کروایا ہے وہ اس بات کے مستحق ہے کہ اسے طلب معاش کی فکر سے مستغنی کیا جائے اور آپ کی جملہ ضروریات پوری کی جائے۔اس نے آپ کے لئے 10 ہزار دراہم کا ماہانہ وظیفہ جاری کیا۔[29]

لَمَّا عَمِلَ أَبُو عُبَيْدٍ كِتَابَ (غَرِيبِ الحَدِيثِ)، عُرِضَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بنِ طَاهِرٍ، فَاسْتَحْسَنَهُ، وَقَالَ: إِنَّ عَقْلاً بَعَثَ صَاحِبَهُ عَلَى عَمَلِ مِثْلِ هَذَا الكِتَابِ، لَحَقِيْقٌ أَنْ لاَ يُحْوَجَ إِلَى طَلَبِ المَعَاشِ. فَأَجْرَى لَهُ عَشَرَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ فِي الشَّهْرِ[30]. آپ نے اپنی اس کتاب میں ابوداؤد اور امام بخاری سے بھی روایت لی ہے۔[31]

آخری وقت میں آپ مستقل طور پر مکہ چلے گئے جہاں 224ھ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

وَسکن مَكَّةَ حَتَّى مَاتَ بهَا فِي المحرم سنة أَربع وَعشْرين وَمِائَتَيْنِ۔[32]

آپ کا منہج:

آپ نے اس کتاب میں درجہ ذیل نہج پر کام کیا ہے۔

(1)　**ابو عبیدہ، اصمعی اور دیگر حضرات نے غریب الحدیث پر جو کام کیا وہ سب متفرق تھا۔ آپ نے ان سب کو یکجا کیا۔ جیسے حقو لفظ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:**

قَالَ الْأَصَمَعِي: الحقو الْإِزَار وَجمعه حَقي۔[33]

(2)　**اس ذخیرے میں مزید وسعت لانے کیلئے مزید احادیث اور آثار بھی ذکر کئے گئے۔**

(3)　**تمام احادیث اور آثار کو اسناد کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ مثلاً لفظ زوی کی وضاحت کرتے ہوئے متعلقہ حدیث کا سند بھی ساتھ مذکور ہے۔**

زوى قَالَ أَبُو عبيد: سَمِعت أَبَا عُبَيْدَة معمر بْن الْمثنى التَّيْمِيّ من تيم قُرَيْش مَوْلَى لَهُم يَقُول: زُوِيَتْ جُمِعَتْ۔[34]

(4)　**آپ نے ان میں ترتیب کا خاص خیال رکھا، چنانچہ پہلے احادیث پاک کو ذکر کیا پھر آثار صحابہ اور تابعین کو ذکر کیا۔**

وهى فِي الجزءين جمعت فِي الْجُزْء الاول أَحَادِيث النَّبِيّ صلي الله عَلَيْهِ وَسلم، وفى الثَّانِي آثَار الصَّحَابَة وَالتَّابِعِينَ رضوَان الله عَلَيْهِم أَجْمَعِينَ، الْجَزَاء الاول من ورقة 1 إِلَى 90 / ألف، والثانى يَبْتَدِئ من 90 / ب وينتهى إِلَى 138۔[35]

(5)　**ہر صحابی اور تابعی کے جملہ اثار کو ایک ہی ساتھ ایک جگہ ذکر کیا ہے۔**[36]

(6)　**الفاظ کی تشریح میں آپ جابجا اشعار کو بطور استشہاد کے پیش کرتے ہیں۔ مثلاً فرط (آگے جانے والا) کی تشریح کے ذیل میں یہ شعر بھی درج کیا گیا ہے۔**

فاستعجلونا وَكَانُوا من صحابتنا ... كَمَا تعجل فُرَّاطٌ لِوُرَّادِ۔[37]

(7)　**غریب الفاظ کی تفسیر و تشریح میں فقہی مزاج اور گہرائی و گیرائی نظر آتی ہے۔ جیسے شہر الله کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں محرم مہینے کی عظمت بتانے کیلئے اسکی**

نسبت اپنی طرف کی جیسا کہ مال غنیمت کی نسبت بھی قرآن میں اپنی طرف کی ہے اور جہاں عظمت بتانا مقصود نہیں ہوتا وہاں اپنی طرف نسبت نہیں کرتے جیسا کہ صدقہ کی نسبت اپنی طرف نہیں کی ہے۔وَقد علمنَا أَن الشُّهُور كلهَا لله [تَعَالَى] وَلكنه إِنَّمَا ينْسب إِلَيْهِ عز وَجل كل شَيْء يعظم ويشرف وَكَانَ سُفيان بْن عُيَيْنَة يَقُول: إِن قَول الله تَعَالَى: {وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلهِ خُمُسَهُ} وَقَوله: {مَا أفاءَ اللهُ عَلى رَسُوْلِه مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلّهِ وَلِلرَّسُوْلِ} فنسب الْمغنم والفيء إِلَى نَفسه وَذَلِكَ أَنَّهُمَا أشرف الْكسْب إِنَّمَا هما بمجاهدة الْعَدو قَالَ: وَلم يذكر ذَلِك عِنْد الصَّدَقَة فِي قَوْله: {إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ} وَلم يقل: لِلهِ وَلِلْفُقَرَاءِ لِأَن الصَّدَقَة أوساخ النَّاس واكتسابها مَكْرُوه إِلَّا للْمُضْطَر إِلَيْهَا۔[38]

(4)ابراہیم بن اسحاق الحربی(198ھ۔285ھ):

آپ مرو کے تھے۔بغداد میں مشہور بھی ہوئے اور وہی پر آپ کا انتقال بھی ہوا۔آپ بلند پائے کے محدث تھے۔آپ کو حافظ الحدیث کہا گیا ہے، بڑے فقیہ تھے،آپ امام احمد بن حنبل کے شاگرد تھے۔آپکی مشہور تصنیفات میں سے دلائل النبوۃ،اکرام الضیف، المناسک، سجدات القرآن وغیرہ ہیں۔آپ نے **غریب الحدیث والاثار** کے نام سے غریب الحدیث کے فن میں بھی ایک عمدہ کتاب تصنیف کی۔اس کتاب کی تحقیق و نظرثانی ڈاکٹر سلیمان بن ابراہیم نے کی اور جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے المرکز للبحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی سے 1405ھ کو شائع کیا۔

آپ کا منہج:

آپ نے اپنی اس کتاب میں جس منہج کا اپنایا ہے وہ کچھ یوں ہے۔

(1) آپ نے اپنی کتاب الگ الگ مسانید میں تقسیم کیا ہے۔جیسے مثلاً جلد اول کی ابتداء میں پہلے مسند عبداللہ بن عمر کو رکھا ہے جس کے تحت ترتیب سے آپ کی احادیث موجود ہیں اس کے بعد

مسند عبداللہ بن عباس کا ذکر ہے۔[39]

(2) آپ نے ہر حدیث کے غریب الفاظ کو الگ الگ بیان کیا ہے،اور ان میں بھی حروف تہجی کا اعتبار کیا ہے۔

جیسے مسند عبدللہ بن عمر کے تحت حدیث اربعون کے عنوان سے پہلے لفظ غم کی تحقیق کرتے ہیں پھر عمد کی۔[40]

(3) آپ الفاظ کی تحقیق میں جگہ جگہ اشعار بھی ذکر کرتے ہیں۔ جیسے لفظ سہم کی تحقیق میں یہ شعر بھی ذکر کیا ہے۔

وَإِذَا نَظَرْتَ رَأَيْتَ جِسْمِي سَاهِمًا ... وَهُمُ أَشَابُوا الرَّأْسَ قَبْلَ الْمُكْبَرِ[41]

(4) آپ دیگر ائمہ لغت سے بھی استفادہ کرتے ہیں، جیسے ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ،اصمعی،فراء وغیرہ۔اسی طرح ائمہ مفسرین جیسے قتادہ، مجاہد، محمد بن کعب القرظی وغیرہ سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ جیسے لفظ **یوریه** کی تشریح میں امام اصمعی کا قول نقل کیا ہے۔

عَنِ الْأَصْمَعِيِّ قَوْلُهُ: «حَتَّى يُرِيَهُ» مِنَ الْوَرْيِ , يُقَالُ: رَجُلٌ مَوْرِيٌّ غَيْرُ مَهْمُوزٍ وَهُوَ أَنْ يَدْوَى جَوْفُهُ[42]

کتاب کی خامی:

ابن قتیبہ دینوری نے غریب الحدیث والاثار کے موضوع پر لکھی گئی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ابراہیم حربی نے کتاب غریب الحدیث میں بہت طوالت سے کام لیا ہے۔ ہر حدیث کیلئے سند ذکر کرنے کاالتزام کیا ہے۔ کبھی پوری حدیث میں صرف ایک لفظ مشکل ہوتا ہے اس ایک لفظ کے لئے پوری حدیث مع سند کے ذکر کرتے ہیں۔ باوجود اس کتاب کے نہایت مفید ہونے کے لوگوں نے اس کو اس بے جا طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔[43]

(5)ابو عبید احمد بن محمد الہروی(401ھ)

آپ کا اور امام خطابی کا زمانہ ایک تھا۔ دونوں کا طبقہ بھی ایک تھا۔ آپ شافعی المسلک تھے۔ دیگر تصانیف کے ساتھ ساتھ آپ نے غریب الحدیث میں بھی ایک اچھی کتاب تصنیف کی ہے۔[44]

کتاب کا منہج:

(1)　آپ نے پہلی بار غریب القرآن والحدیث کو جمع کیا۔

(2)　اس میں حروف تہجی کی ترتیب کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

(3)　آپ نے متون احادیث میں موجود مشکل الفاظ لے کر انہیں حروف تہجی کی ترتیب سے یکجا کیا ہے، اور صرف انکی تشریح کی ہے۔ باقی متن حدیث، سند اور روایوں کو ذکر نہیں کیا ہے کیونکہ غریب الحدیث سے انکا کوئی تعلق نہیں۔

(4)　آپ نے ابو عبید، ابن قتیبہ، اور اپنے سے پیش رو دیگر ائمہ لغت سے بھی استفادہ کیا ہے، اور انکے ساتھ ساتھ ان کے کام میں مزید اضافہ کیا ہے۔[45]

کتاب کی شہرت کی وجہ:

اس کتاب میں آپ بلا کسی مشقت کے بہ آسانی مشکل لفظ تلاش کر سکتے ہیں، جس کی وجہ سے اسے چار دانگ عالم پزیرائی ملی۔ لوگوں کو یہ ترتیب اتنی پسند آئی کہ آپ کے بعد جس شخص نے بھی غریب الحدیث پر کام کرنے کا ارادہ کیا آپ ہی کے نہج کو اپنایا، حتیٰ کہ علامہ جاراللہ زمخشری کا زمانہ آیا اور آپ نے الفائق کے نام سے معرکۃ الآراء کتاب تصنیف کی۔[46]

اس کتاب میں جو کمی محسوس کی جارہی تھی اس کا ازالہ ابو موسیٰ الاصبہانی نے کیا اور آپ ہی کی ترتیب کی پیروی کرتے ہوئے اس پر استدراک لکھا۔

واستدرك على كتاب الغريبين للهروي الحافظ أبو موسى محمد بن عمر المديني

الأصفهاني (581هـ) فجمع ما فاته في كتاب مرتب على ترتيب الأول، ومقارب له في حجمه وفائدته[47]

(6)علامہ ابن جوزی کا منہج:

آپ کا نام جمال الدین ابو الفراج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی ہیں۔آپ کی ولادت باختلاف روایات 509ھ یا510ھ(1116ء)ہے۔آپ بغداد میں پیدا ہوئے۔

ابن جوزی کہلانے کی وجہ:

آپ کے گھر میں ایک ہی اخروٹ کا درخت تھا۔اس کے سوا پورے واسط میں اخروٹ کا کوئی درخت نہیں تھا۔اخروٹ کو عربی میں جوز کہتے ہیں،اسلئے آپ ابن الجوزی کہلائے۔آپ بچپن ہی سے بڑے عابد وزاہد تھے[48]۔آپ نے 250 سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں[49]۔آپ کے پوتے کے مطابق آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے دوہزار جلدیں تحریر کی ہیں اور آپ کے ہاتھ پر بیس ہزار لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔

قال سبطه أبو المظفر: سمعت جدي على المنبر يقول: بأصبعي هاتين كتبت ألفي مجلدة، وتاب على يدي مئة ألف، وأسلم على يدي عشرون ألفا۔[50]

فن غریب الحدیث:

آپ نے غریب الحدیث کے نام سے اس فن میں نہایت عمدہ کتاب لکھی جو دارالکتب العلمیہ بیروت سے چھپ چکی ہے۔

آپ کا منہج:

1: آپ نے اپنی کتاب کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی ہے۔

2: آپ نے ابو عبید الہروی کے منہج کی پیروی کی ہے،دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ ہروی

نے قرآن و حدیث دونوں کے مشکل الفاظ کی تشریح کی ہے جبکہ علامہ ابن الجوزی نے صرف غریب الحدیث کو لے کر کام کیا ہے،اس اعتبار سے یہ اس کی تلخیص بھی کہلائی جاسکتی ہے۔ شیخ محمود الطحان کے استاد ابو زہرہ اپنی مشہور کتاب الحدیث و المحدثون میں لکھتے ہیں:

وکذالك صنف ابو الفراج ابن الجوزی (514) کتابا فی غریب الحدیث خاصة نهج فيه منهج الهروی بل ان کتابه مختصرمن کتاب الهروی،لایزیدعلیه الاکلمة الشاذة[51]

3: آپ نے سند ذکر نہیں کی ہے۔حدیث کا بھی صرف اتنا ٹکڑا ذکر کرتے ہیں جس سے مفہوم سمجھ میں آسکے۔مثلاً باب الخاء مع الباء کے تحت ایک جگہ لکھتے ہیں:

قوله: لایصلی الرجل و هو یدافع الاخبثین یعنی الغائط والبول۔[52]

4: آپ غریب الحدیث کی تشریح میں صرف اس لفظ کی وضاحت کر دیتے ہیں۔باقی لفظ کی لغوی یا صرفی تحقیق کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے۔مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں

فی الحدیث کان عبدالله اذا دخل داره استاءنس ای استاءذن۔[53]

5: آپ نے باوجود اہل سنت ہونے کے جب بھی حضرت علی کا تذکرہ کیا ہے آپ کے ساتھ علیہ السلام کا لفظ ضرور استعمال کیا ہے۔اس کتاب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام کل 142 مرتبہ آیا ہے۔ہر بار اس کے ساتھ علیہ السلام کا لاحقہ ضرور لگایا گیا ہے،انظر۔[54]

6: آپ وقتاً فوقتاً تشریح کیلئے مختلف اشعار بطور استشہاد کے ذکر کرتے ہیں۔مثلاً: بیضۃ البلد مدح کے طور پر بھی مذکور ہے اور مذمت کے طور پر بھی۔ابن جوزی نے دونوں کیلئے ایک ایک شعر ذکر کیا ہے،ایک میں یہ لفظ مدح کے طور پر اور دوسرے میں مذمت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔[55]

(7) محمد ابن اثیر الجزری کا منہج:

آپ کا نام مجد الدین ابو سعادات مبارک بن محمد ابن عبد الکریم شیبانی جزری ابن اثیر تھا۔ آپ 544ھ بمطابق 1150ء کو پیدا ہوئے اور 606ھ بمطابق 1210ء میں وفات پائے۔اسے جوڑوں کے درد کی بیماری (نقرس)لاحق تھی جو مرتے دم تک آپ پر مسلط رہی، لیکن عزم وہمت کا کمال دیکھیے کہ آپ کی بیشتر تصنیفات آپ کی بیماری کے ایام کی ہیں۔آپ املاء کرواتے تھے اور کاتب لکھتے رہتے تھے۔آپ مسلک امام شافعی کے پیروکار تھے[56]۔آپ نے بے شمار کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے مشہور النہایہ فی غریب الحدیث والاثر (چار جلد) جامع الاصول (10 جلدیں)،الانصاف فی الجمع بین الکشف والکشاف (یہ تفسیر کے فن میں ہے) وغیرہ ہیں۔[57]

کتاب کا اسلوب:

1: عمدہ ترتیب:

آپ نے النہایہ کے مقدمے میں لکھا ہے کہ علامہ ہروی نے غریب القرآن والحدیث دونوں پر کام کیا۔اسکے بعد علامہ زمخشری نے صرف غریب الحدیث کو منتخب کیا اور اس پر کام کیا لیکن اسکی ترتیب کافی مشکل تھی، جس کی وجہ سے لوگ علامہ ہروی کی کتاب ہی کو ترجیح دیتے رہے باوجود یہ کہ علامہ زمخشری نے بھی علامہ ہروی سے استفادہ کیا تھا اور اس پر مزید اضافہ بھی کیا تھا۔اسکے بعد ابو موسیٰ الاصبہانی آئے۔آپ نے مادہ اور منہج دونوں میں علامہ ہروی سے استفادہ کیا اور اس پر مزید اضافہ کیا۔ شیخ ابن الجوزی نے بھی علامہ ہروی کی کتاب سے استفادہ کیا۔آپ نے ہروی کی کتاب پر چند ہی شاذ اور مشکل قسم کے الفاظ کا اضافہ کیا اور بس۔

ابن اثیر الجزری فرماتے ہیں کہ میں نے ہروی کی کتاب اور ابو موسیٰ کی کتاب کو سامنے رکھا اور قارئین کی آسانی کیلئے ایک نئی کتاب تصنیف کی جس کی ترتیب یہ رکھی گئی کہ ہر لفظ کو متعلقہ باب کے تحت ذکر کیا۔[58]

2: جامع کتاب:

آپ نے نہ صرف دونوں کتابوں میں موجود غریب الحدیث کو جمع کیا بلکہ متقدمین کی غریب الحدیث پر لکھی گئی کتابوں سے استفادہ بھی کیا اور ساتھ ساتھ ان پر مفید اضافے بھی کئے [59]

3: حروف تہجی کی ترتیب:

آپ نے اپنی کتاب کو حروف تہجی کی ترتیب سے ترتیب دیا ہے،اس طور پر کہ ہر لفظ کے پہلے حرف کا اعتبار کیا ہے پھر دوسرے لفظ کا اور پھر تیسرے لفظ کا۔ مثلاً آپ نے حرف ہمزہ کے تحت پہلے باب الہمزہ کو ذکر کیا ہے پھر اسکے تحت پہلے لفظ ابب کو ذکر کیا ہے اسکے بعد ابد، پھر ابر کا مادہ ذکر کیا ہے۔اسکی اس عمدہ ترتیب کی وجہ سے اسے کافی پزیرائی ملی۔[60]

:4 جس مادہ کے تحت جو لفظ آتا ہے صرف اسی کی تشریح کرتے ہیں۔اسی حدیث میں اگر اور بھی مشکل الفاظ موجود ہو تو انہیں یہاں نہیں چھیڑتے بلکہ ان کے متعلقہ ابواب میں ذکر کرتے ہیں۔مثلاً باب الہمزہ مع الواو میں لفظ اوب کے تحت ایک حدیث مذکور ہے: صلاۃ الاوبین حین ترمض الفصال۔[61]

اس حدیث کے تحت لفظ الاوبین کی تشریح تو مذکور ہے لیکن ترمض الفصال کی وضاحت یہاں موجود نہیں ہے بلکہ وہ اسکے متعلقہ باب میں رمض مادہ کے تحت درج ہے۔

صلاة الأوابين إذا رمضت الفصال وهي أن تحمى الرمضاء وهي الرمل، فتبرك الفصال من شدة حرها وإحراقها أخفافها۔[62]

:5 آپ نے جہاں سے بھی استفادہ کیا ہے ان مراجع کو ضرور ذکر کیا ہے۔یہ آپ کی بے غبار شخصیت کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔مثلاً اتاکم اہل الیمن ہم ارق قلوبا و ابخع کے تحت لکھتے ہیں:

قال زمخشری ھو من نخع الذبیحۃ اذا بالغ فی ذبحھا ویبلغ بالذبح النخاع ،بالباء،

وہو العرق الذی فی الصلب۔[63]

6: آپ جابجا عربی اشعار کو بھی بطور دلیل اور بطور شاہد کے پیش کرتے ہیں۔ مثلاً بدر مادہ کے تحت لکھتے ہیں: ومنه قول النابغة ؎

ولا خیر فی حلم اذا تکن له   بوادر تحمی صفوه ان یکدر[64]

(8)زمخشری کا منہج:

آپ کا پورہ نام ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری ہے۔آپ بڑے مفسر اور نحوی گزرے ہیں۔ آپ کی ولادت 467ھ کو خوارزم میں ہوئی[65]۔آپ کی تاریخ وفات 538ھ ہے۔

وتوفي أبو القاسم محمود بن عمر الزمخشري المفسر النحوي سنة ثمان وثلاثين وخمسمائة ۔[66]

آپ نے بے شمار کتابیں تصنیف کی ہیں، جن میں سے چند مشہور یہ ہیں:

المفرد و المرکب، الفائق فی غریب الحدیث،اساس البلاغه،ربیع الابرار و فصوص الاخبار شرح ابیات کتاب السیبویه۔[67]

آپ نے مکہ ہجرت کی اور ایک لمبے عرصے تک وہیں مقیم رہے، جسکی وجہ سے آپ جار اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے[68]آپ کٹر قسم کے معتزلی تھے،آپ جب کسی دوست کے پاس ملنے جاتے تو وہاں موجود دربان سے کہتے کہ حضرت سے کہو کہ ابوالقاسم المعتزلی ملنے آئے ہیں[69]۔

غریب الحدیث کی تشریح میں آپ کا منہج:

(1)آپ نے ترتیب میں ابوعبید الہروی کی پیروی کی ہے۔دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ ابوعبید جب کسی لفظ کی تشریح کرتے ہیں تو اس کے علاوہ کو مس نہیں کرتے جبکہ علامہ زمخشری جب کسی حدیث کو ذکر کرتے ہیں تو اس میں موجود تمام غریب الفاظ کی تشریح کرتے ہیں مثلا ہمزہ مع الباء

کے تحت آپ نے تؤبن کے لفظ کی تشریح کی ہے،اس کے بعد کان علیٰ رؤسہم الطیر کی تشریح بھی کی ہے کیونکہ یہ بھی اس حدیث میں موجود ہے اگرچہ اس مادے کے تحت نہیں آتا ہے [70]

آپ کا یہ طرز لوگوں میں مقبولیت حاصل نہیں کر سکا کیونکہ اس کی وجہ سے بے شمار الفاظ اپنی جگہوں سے ہٹ کر ذکر کر دیئے گئے ہیں۔اس خامی کا تدارک آپ نے بعد میں اس طرح کیا کہ ہر فصل کے آخر میں ان الفاظ کے اصل جگہوں کی وضاحت کر دی۔[71]

نوٹ: علامہ ابن اثیر کے سامنے الفائق کا شائد وہ نسخہ موجود تھا جس کے ہر فصل کے آخر میں ان الفاظ کے اصل جگہوں کی وضاحت موجود نہیں تھی،اسی لئے آپ نے النہایہ کے مقدمے میں بطور شکایت کے لکھا ہے:

ولکن فی العصور علی طلب الحدیث منہ کلفۃ و مشقۃ ۔۔۔۔۔فترد الکلمۃ فی غیر حرفہا و اذا تطلبہا الانسان تعب حتیٰ یجدہا۔[72]

(2)آپ لفظ کی تشریح میں بطور راستشہاد کے اشعار بھی ذکر کرتے ہیں۔مثلاً **کان علیٰ رؤسہم الطیر** کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے کس شخص کی مکمل خاموشی اور ساکن ہونا مراد ہے،جیسا کہ شعر میں ہے ۔

اذا حلت بنو لیث عکاظاً　　　　ورءیت علیٰ رؤسہم الغرابا[73]

جب بنولیث نے عکاظ پر چڑھائی کی تو انکے سروں پر گویا کوے بیٹھے تھے۔

(3)اگر آپ کا ذکر کردہ غریب لفظ دیگر احادیث میں بھی موجود ہو تو آپ ان کی طرف بھی لطیف سا اشارہ کرتے ہیں۔مثلاً **نہیٰ عن قتل شئیٍ من الدواب صبراً** کے تحت لکھتے ہیں:

صبر ان یمسك ثم یرمیٰ حتیٰ یقتل، ومنہ حدیثہﷺ: انہ قال فی رجل امسك رجلا و قتلہ آخر: اقتلوا القاتل و اصبروا الصابر ای احبسہ للموت حتیٰ یموت۔[74]

یہاں صبر کی تشریح کرتے ہوئے جہاں جہاں صبر مذکورہ معنٰی میں مذکور ہے ان سب کی طرف اشارہ موجود ہے۔

(4)آپ مشکل الفاظ کی نہ صرف تشریح کرتے ہیں بلکہ کبھی اس حدیث میں چھپے حکمت سے بھرپور گہرے نکات کو بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلاً **فلا یشبکن یدہ** کے تحت لکھتے ہیں:

شبك ہو ان یدخل اصابعه بعضها فی بعض و ہذا کنہیه عقص شعرہ و اشتمال الصماء و قیل ان التشبیك و الاختباء مما یجلب النوم فنہیٰ عن التعرض لما ینقض الطہارۃ۔[75]

تشبیک اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنے کا نام ہے۔ یہ ممنوع ہے۔ جس طرح بالوں کے گچھے بنانے اور بڑا چادر اس انداز سے لپیٹنا ممنوع ہے جس میں آپ کے ہاتھ جم جائے اور ان سے کام نہ کرسکے۔ کہا گیا ہے کہ اس طرح چادر اوڑھنا اور تشبیک اس لیے ناجائز قرار دیا گیا ہے کہ ان سے نیند آتی ہے۔

تقابلی مطالعہ

(1)متقدمین سے استفادہ:

غریب الحدیث پر جن حضرات نے کام کیا ہے سوائے ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ کے کسی نے بھی سارہ کام خود نہیں کیا ہے بلکہ ہر ایک نے اپنے سے پیش رو مصنف کی کتاب سے ضرور استفادہ کیا ہے۔اور تقریباً ہر ایک نے اس بات کی وضاحت بھی کی ہے کہ میں نے اس فن میں فلاں فلاں کتاب سے استفادہ کیا ہے۔ہاں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک نے اپنے اپنی تصنیف میں کچھ نیا ضرور اس طرح ذکر کیا ہے جس کی وجہ سے آپ کی کتاب اب تک اہل علم کے مکتبوں کی زینت بنتی آرہی ہے۔

(2)ترتیب:

غریب الحدیث میں اب تک تک کئی کتابیں تصنیف کیں جاچکی ہیں۔ باوجود اس بات کے کہ ہر ایک نے اپنے سے پیش رو کے کام سے استفادہ کیا ہے، ہر ایک کی ترتیب ایک دوسرے سے کافی مختلف ہے۔ جسکی تفصیل یوں ہے۔

1)　　مسند کی ترتیب:

ابو عبید قاسم بن سلام نے اپنی کتاب کو مسانید صحابہ کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔اس میں پہلے احادیث پھر اثار صحابہ پھر اثار تابعین کو ذکر کیا ہے۔

2)　　تقالیب اور مخارج کی ترتیب:

ابو اسحاق حربی نے مخارج اور تقالیب کی ترتیب پر اپنی کتابیں تشکیل دی ہیں۔

3)　　معجم کی ترتیب:

علامہ ہروی، علامہ زمخشری اور ابن اثیر جزری نے اپنی کتابیں حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی ہیں۔ان میں سب سے مقبول ترتیب: چونکہ معجم کی ترتیب حروف تہجی کے ترتیب ہوتی ہے اور اس میں کسی لفظ کو تلاش کرنا آسان ہوتا ہے،اس لئے اس ترتیب کو کافی پسند کیا گیا۔ چنانچہ الفائق ،النہایہ اور ہروی کی غریبین کو لوگ زیادہ پسند کرتے ہیں۔

4)　　فقہی ترتیب:

ابو عدنان نے ابنی کتاب میں فقہی ترتیب کو اپنایا ہے۔

(3)اسناد کا ذکر:

1.　　غریب الحدیث کی مذکورہ کتابوں میں بعض احضرات نے صرف متعلقہ غریب لفظ کو ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔سند اور متن سے بحث کئے بغیر۔ جیسے علامہ احمد بن محمد الہروی کرتے ہیں کہ

آپ صرف غریب الفاظ کی تشریح پر اکتفاء کرتے ہیں۔

2. جبکہ بعض دیگر نے احادیث کا اتنا ٹکڑا بھی ذکر کیا ہے جسکی وجہ سے وہ لفظ سمجھ میں آسکے۔ جیسا کہ علامہ ابن جوزی کرتے ہیں۔

3. بعض نے حدیث کا متن بھی مکمل ذکر کیا ہے جیسے ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ نے کیا ہے۔

4. اگر غریب لفظ اس حدیث سمیت کسی اور حدیث میں بھی موجود ہو تو علامہ زمخشری کے علاوہ کسی نے بھی اس کی طرف اشارہ نہیں کیا ہے یہ خاصہ صرف علامہ زمخشری کا ہے۔

5. اس کے ساتھ ساتھ بعض نے متن حدیث کے ساتھ اسکی سند بھی ذکر کی ہے، جسکی وجہ سے یہ کتابیں کافی طویل ہوگئی۔ جیسے معمر بن مثنیٰ کے ہم عصر ابوعدنان ،ابو عبید قاسم بن سلام، ابراہیم الحربی(خصوصاً آپ کی کتاب اس کی وجہ سے کافی طویل ہوگئی،کیونکہ کبھی پوری حدیث میں صرف ایک غریب لفظ ہوتا ہے لیکن آپ اس کیلئے اس حدیث کا مکمل متن اور سند ذکر کرتے ہیں۔)

(4)اشعار:

سب نے بطور استشہاد کے اشعار کو بھی ذکر کیا ہے۔صرف اتنا فرق ضرور ہے کہ بعض نے کبھی کبھی ذکر کیا ہے اور دیگر بعض نے بہت کثرت سے انہیں ذکر کیا ہے۔

(5)نمایاں مزاج اور رنگ: تمام پر محدثانہ اور لغت کا رنگ غالب ہے۔البتہ اس کے ساتھ ساتھ:

1) ابوعدنان اور قاسم بن سلام پر فقہی رنگ غالب ہے۔

2) علامہ ابن جوزی پر وعظ کا رنگ غالب ہے۔ جسکی وجہ سے آپ اپنی کتاب میں کبھی کبھار لمبی حکایتیں ذکر کرتے ہیں۔

3) علامہ زمخشری کا فلسفیانہ اور کلامی مزاج بھی آپ کی مذکورہ کتاب سے خوب چھلکتا ہے جس کی وجہ سے آپ ہر لفظ کے تحت حدیث میں باریک نکات ذکر کرتے ہیں۔

(6)طویل اور مختصر کتابیں:

1) مذکورہ کتابوں میں سب سے مختصر کتاب ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ کی ہے۔ جسکو ابن اثیر نے اوراق معدودۃ کے نام سے ذکر کیا ہے۔

2) اسی طرح ابن جوزی کتاب بھی بایں معنیٰ مختصر ہے کہ آپ نے علامہ ہروی کی کتاب غریبین کے صرف ایک حصہ (غریب الحدث) پر کام کیا ہے اور اس پر کچھ اضافہ کیا ہے۔ابن اثیر کے مطابق آپ نے چند ہی الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

3) ابراہیم حربی کی کتاب کافی طویل ہے۔کیونکہ آپ مکمل متن اور سند بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس طوالت کی وجہ سے لوگوں نے اسے چھوڑ دیا۔

4) احمد بن محمد ہروی کی کتاب بھی طویل ہے کیونکہ آپ نے غریب القرآن والحدیث دونوں کو جمع کیا ہے۔

(7)جس کتاب سے سب سے زیادہ استفادہ کیا گیا:

ان کتابوں میں احمد بن محمد ہروی کی کتاب سے سب سے زیادہ استفادہ کیا گیا۔ابن جوزی، زمخشری،ابن اثیر جزری اور ابو موسیٰ اصبہانی(جس کی کتاب سے ابن اثیر نے استفادہ کیا تھا)ان سب نے آپ ہی کی کتاب کو سامنے رکھ کر کتابیں تصنیف کیں۔

(8)ہمارے ہاں مشہور کتابیں:

ہمارے ہاں برصغیر پاک وہند میں زمخشری کی الفائق،ابن جوزی کی غریب الحدیث لابن الجوزی اور ابن اثیر جزری کی النہایہ زیادہ مشہور کتابیں۔ان میں زیادہ مفید کتاب النہایہ ہے۔ باقی دو کتابیں بھی اگرچہ فائدے سے خالی نہیں ہیں لیکن ان کی بنیادی شہرت کی وجہ ان کے مصنفین کی شہرت ہے۔ جسکی وجہ سے لوگ ان کی کتابوں کو بھی ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں۔

نام مصنف	ترتیب	متقدمین سے استفادہ	اسناد کا ذکر	اشعار	نمایاں مزاج اور رنگ	طویل اور مختصر	زیادہ مستفادہ کتاب	مشہور کتابیں
ابو عبیدہ		نہیں	نہیں	کیا	لغت اور حدیث	سب سے مختصر		
ابو عبید قاسم بن سلام	مسند کی ترتیب	کیا	کیا	کیا	فقہی	متوسط		
ابراہیم بن اسحاق الحربی	تقالیب اور مخارج کی ترتیب	کیا	کیا	کیا	لغت اور حدیث	سب سے طویل کتاب		
ابو عبید احمد بن محمد الہروی	معجم کی ترتیب	کیا	نہیں	کیا	لغت اور حدیث	طویل کتاب	سب سے زیادہ استفادہ اس سے ہوا	
علامہ ابن جوزی	معجم کی ترتیب	کیا	نہیں	کیا	وعظ	مختصر من غریبین للہروی		مشہور

محمد ابن اثیر الجزری	معجم کی ترتیب	کیا	نہیں	کیا	لغت اور حدیث	متوسط لیکن دلچسپ ہے		مشہور
علامہ زمخشری	معجم کی ترتیب	کیا	نہیں	کیا	فلسفیانہ اور کلامی	طوالت ممل		مشہور
ابوعدنان	فقہی ترتیب	کیا	کیا	کیا	فقہی	مختصر		

حوالہ جات

---

[1] محمود الطحان، تیسیر مصطلح الحدیث، مکتبہ المعارف للنشر و التوضیع، 2004ء، الباب الثالث، الفصل الاول، المبحث الرابع، صفۃ روایۃ الحدیث، ص214

[2] محمد بن علی القاضی، کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، مکتبہ لبنان ناشرون بیروت 1996ء، حرف العین، ج2، ص1250

[3] مقدمۃ ابن الصلاح، دار الفکر، بیروت، 1988ء، النوع التاسع و العشرون، النوع الثانی، معرفۃ غریب الحدیث، ج1، ص272

[4] ایضاً، ص214

[5] البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، کتاب الجمعۃ، باب اذا لم یطق قاعداً صلی علی جنبٍ

[6] سنن دار قطنی، دار المعرفہ بیروت، 1996ء، کتاب الوتر، باب صلاۃ المریض، ج2، ص42

[7] دکتور، محمد اجمل بن محمد ایوب اصلاحی، کتاب جمل الغرائب للنیسابوری اہمیتہ فی علم غریب

الحديث، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، ص 5

[8] الخطيب البغدادى، أبو بكر أحمد بن علي، تاريخ بغداد، دار الكتب العلمية، بيروت، ج12، ص403

[9] دكتور، محمد اجمل بن محمد ايوب، كتاب جمل الغرائب، اہميته فى علم غريب الحديث، ص 11

[10] محمود الطحان، تيسير مصطلح الحديث، مكتبه المعارف للنشر و التوضيع، 2004ء، الباب الثالث، الفصل الاول، المبحث الرابع، صفة رواية الحديث، ص 215

[11] ايضاً

[12] النيسابوري أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم، معرفة علوم الحديث، دار الكتب العلمية، بيروت، 1977م، ص88

[13] الخطيب البغدادى، أحمد بن علي، أبو بكر، تاريخ بغداد، دار الكتب العلمية، بيروت، ج12 ص405

[14] ابن الاثير، مبارك بن محمدبن محمد الجزرى، مجد الدين، النهاية فى غريب الحديث والاثر، المكتبة العلمية بيروت، 1979، مقدمه المؤلف، ج1، ص5

[15] سيوطى، عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين، بغية الوعاة في طبقات اللغويين والنحاة، المكتبة العصرية، لبنان/صيدا، ج2، ص294

[16] ابن الاثير، مبارك بن محمدبن محمد، مجد الدين، النهاية فى غريب الحديث والاثر، ج1، ص5

[17] احمد بن محمد الخراط، ابوبلال، منهج ابن الاثير الجزرى فى مصنف النهاية فى غريب الحديث و الاثر، ناشر مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المبحث الاول، ج1، ص6

[18] ابن الصلاح، عثمان بن عبدالرحمٰن، مقدمة ابن الصلاح، دار الفكر، بيروت، 1988ء، النوع التاسع و العشرون، النوع الثانى، معرفة غريب الحديث، ج1، ص273

[19] دكتور، محمد اجمل بن محمد ايوب، كتاب جمل الغرائب اہميته فى علم غريب الحديث، ص 15

[20] ايضاً، ص 17

[21] ايضاً

[22] ڈاکٹر اجمل صاحب فراہی مکتب فکر پر تحقیق کے حوالے سے عالم عرب میں شہرت رکھتے ہیں۔ حمید الدین فراہی ہندوستان میں حمید الدین کے نام سے معروف ہیں لیکن عالم عرب میں عبد الحمید فراہی کے نام سے معروف ہیں۔ ڈاکٹر موصوف کا مذکورہ مقالہ

سعودیہ عرب سے "کتاب جمل الغرائب للنیسابوری، اہمیتہ فی علم غریب الحدیث" کے نام سے چھپ چکا ہے۔

[23]دکتور، محمد اجمل بن محمد ایوب ، کتاب جمل الغرائب اہمیتہ فی علم غریب الحدیث، ص18

[24]ابن الاثیر، مبارك بن محمدبن محمد، مجد الدین، النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، ج1، ص5

[25]ایضاً

[26]دکتور، محمد اجمل بن محمد ایوب ، کتاب جمل الغرائب، اہمیتہ فی علم غریب الحدیث ، ص11

[27]ایضاً

[28]قاسم بن سلام ہروی، غریب الحدیث، ط دائرة المعارف العثمانية حیدرآباد دکن، 1964، مقدمہ، ج1، ص7تا10

[29]ابن عساکر، علی بن حسن ، تاریخ دمشق، دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، عام النشر1415 ھ، حرف القاف، قاسم بن سلام، ج49، ص74

[30]الذہبی، شمس الدین ، سیر أعلام النبلاء، مؤسسة الرسالة، 1985ء ، الطبقة الثانیة عشرة، ابوعبید قاسم بن سلام، ج10، ص495

[31]ایضاً

[32]قاسم بن سلام ہروی، غریب الحدیث، ط دائرة المعارف العثمانية حیدرآباد دکن، 1964، مقدمہ، ج1، ص12

[33]ایضاً، ص46

[34]ایضاً، ص3

[35]ایضاً، ص13

[36]ایضاً، ص13

[37]ایضاً، ص45

[38]ایضاً، ص4-5

[39]ابواسحاق، إبراهيم بن إسحاق الحربي، غریب الحدیث، جامعة أم القرى، 1405ھ، مكة المكرمة، ج1، ص42، 3

[40]ایضاً

[41] ایضاً، ج3، ص1113

[42] ایضاً، ج2، ص754

[43] ابن الاثیر، مبارك بن محمدبن محمد الجزری، مجد الدین، النهاية فی غريب الحديث والاثر، ج1، ص6

[44] الذہبی، شمس الدین الذہبی، سیر أعلام النبلاء، أَبُو عُبَيْدٍ الهَرَوِيُّ أَحْمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مُحَمَّدٍج17، ص147

[45] ابن الاثیر، مبارك بن محمدبن محمد، مجد الدین، النهاية فی غريب الحديث والاثر، ج1، ص9

[46] ایضاً

[47] دکتور، محمد اجمل بن محمد ایوب، کتاب جمل الغرائب، اہمیتہ فی علم غریب الحدیث، ص13

[48] الذہبی، شمس الدین الذہبی، سیر أعلام النبلاء، أَبُو الفَرَجِ ابْنُ الجَوْزِيِّ عَبْدُ الرَّحْمَانِ بنُ عَلِيٍّ، ج21، ص370

[49] ایضاً

[50] ایضاً

[51] محمد ابو زہوہ، الحدیث والمحدثون، دارالفکر العربی قاہرہ، 1378ھ، ص477

[52] ابن الجوزی، ابو الفراج عبد الرحمن بن علي بن محمد ابن الجوزی، غریب الحدیث لابن الجوزی، کتاب الخاء، باب الخاء مع الباء، ج1، ص261

[53] ایضاً، ص43

[54] ایضاً، ص15،27،31،49،69،78 ---الخ

[55] ایضاً، ص95

[56] أحمد بن محمد الخراط، أبو بلال، منهج ابن الأثير الجزري في مصنفه النهاية في غريب الحديث والأثر، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف بالمدينة المنورة، المبحث الثانی، التعريف بمجدالدين ابن الاثير، ص19

[57] الذہبی، شمس الدین، تاریخ الاسلام، وفیات المشاہیروالاعلام، دارالمغرب الاسلامی 2003ء، سنة ست وست مائة، المبارك ابن الاثير الجزری، ج13، ص146

[58] ابن الاثیر، مبارك بن محمدبن محمد، مجد الدین، النهاية فی غريب الحديث والاثر، ج1، ص11

[59] ایضاً،ص9

[60] ایضاً،ص13

[61] ابن الاثیر،مبارك بن محمدبن محمد الجزری،مجد الدین،النهایة فی غریب الحدیث والاثر، حرف الهمزه باب الهمزه مع الواو،ج1،ص79

[62] ایضاً،حرف الراء، باب الراء مع المیم ،2،ص641

[63] ایضاً،حرف الباء،باب الباء مع الخاء،ج1،ص102

[64] ایضاً،حرف الباء باب الباء مع الدال،ج1،ص79

[65] مبارك بن احمد ابن المستوفی،تاریخ اربل، دارالرشید للنشر،عراق،1980،القسم الثانی،الورقه 1142،ج2،ص482

[66] ابو العباس ،القنفذ،الوفیات لابن القنفذ، دارالآفاق الجدیدة 1983،المائة السادسة،العشرة الرابعة، ص278

[67] شمس الدین، الاربلی،وفیات الاعیان،دارالصادر بیروت 1990ـ1996،حرف المیم،الزمخشری، صاحب الکشاف،ج5،ص169،168

[68] ایضاً،ص168

[69] ایضاً،ص170

[70] الزمخشری،محمود بن عمر، ابو القاسم جارالله ،الفائق فی غریب الحدیث،دارالمعرفه، لبنان، حرف الهزة،الهمزة مع الباء ج1،ص13

[71] دکتور،محمد اجمل بن محمد ایوب ، کتاب جمل الغرائب ، اہمیته فی علم غریب الحدیث ، ص 14

[72] ابن الاثیر،مبارك بن محمدبن محمد ،مجد الدین ،النهایة فی غریب الحدیث والاثر،ج1، ص9

[73] الزمخشری،محمود بن عمر، ابو القاسم جارالله ،الفائق فی غریب الحدیث،حرف الهزة، الهمزة مع الباء ج1،ص13

[74] ایضاً،حرف الصاد،الصاد مع الهمزة،ج1،ص276

[75] ایضاً،حرف الشین ،ج2،ص219